© rasailojaraid.com

مرزاجی تشریف لیجاویں اور مناسب سمجھیں تو سنہ ۱۳۴۱ھ کے بعد رونق افروز ہوں جسے کچھ زیادہ دیر بھی نہیں کل ۸۵ برس باقی ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ ازالہ صفحہ ۱۹۳ پر مرزا صاحب اپنے آنے کا زمانہ چھٹا ہزار بتلاتے ہیں اور صفحہ ۳۱۱ سے معلوم ہوتا ہے کہ چھٹا ہزار سنہ ۱۲۴۷ھ کو پورا ہو چکا ہے اور مرزا صاحب ساتویں ہزار میں آئے ہیں۔ پھر ازالہ صفحہ ۱۸۶ پر اپنے آنے کا زمانہ سنہ ۱۳۰۰ ہجری بتلاتے ہیں یا ساتھ ہی صفحہ ۶۷۵ پر سنہ ۱۲۷۴ بتلا کر سنہ ۱۳۴۱ میں کو دیڑھ ہیں۔ غالباً دروغ گورا حافظہ نباشد کا اثر ہے۔ ہم مرزا صاحب کو ان اختلافات کے اٹھانے کے لئے پانسو انعام دینگے۔ مرزائیو! اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ کوئی بھی تم میں عقلمند نہیں جو اس دیوانے کی بڑ کو سمجھے۔ یا تم نے اس بڈھے میاں سے عہد کر رکھا ہے کہ ؎

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بن بہک کے دل مرا پھر جا ٭ پھروں نہیں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جا +

مرقع کے قدردان

اس کی جدائی میں ایسے کچھ بے تاب ہوتے ہیں کہ اس کی تاریخ وصال کو بھی بھول جاتے ہیں۔ اکتوبر کے پرچہ کے ساتھ ہی نومبر کا پرچہ دونوں نمبر ایک ساتھ بھیجے گئے تھے جسکی وجہ بھی اسی پرچہ میں لکھی گئی تھی تاہم بعض قدردانوں نے نومبر کا پرچہ بڑی سختی سے طلب کیا ہے اسلئے وہ اکتوبر کے پرچہ کو دوبارہ ملاحظہ کریں۔

ہمارے احباب نے

(بجز دو تین کے) مرقع کی اشاعت میں آجتک کافی کوشش نہیں کی اب تو انکو اس بات کا بھی خیال کرنا چاہئے کہ اگر مرزا جی نے صحیح جواب دیا (جسکی ان سے توقع نہیں) تو مبلغ پانسو کا انعام آخر اسی مد سے انکو دینا ہوگا۔ پس ہمارے حضرات ہمارے لئے نہیں تو مرزا صاحب کو انعام دینے کے لئے ہے تو بھی کم از کم ایک ایک خریدار مہیا کریں تاکہ انعامی رقم پہلے سے تیار ہو سکے۔ امید ہے قدردانان مرقع اس اطلاع کو ضروری سمجھکر اسکو عملی صورت میں لینگے۔

اطلاع

جو صاحب ہمت آٹھ خریدار مستقل پیدا کرینگے جنکی قیمت سال بھر کی دفتر میں پہنچ جائے تو انکو علاوہ ثواب آخری کے ایک سال تک مرقع مفت دیا جائیگا۔

© rasailojaraid.com